نہ اکھاڑو تم لوگ پکّے بال کو کہ بیشک وہ مسلمان کا نور ہے

بحمدہ رسالہ ہذا

ازالۃ الریب فی منع نتف الشیب

مؤلفہ جناب

عالم اجل۔ فاضل اکمل۔ مولانا حافظ عبدالاول صاحب دیب جونپوری

باہتمام عاصی حافظ عبدالرحمن خان جادو

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

الحمد للہ الذی جعل اللحی زینۃ للرجال ؛ وفرق بہا الذکور من ذوات الحجال ؛ والشیب سربال الوقار ونور الاسلام ؛ واول من شاب من بنی آدم ابراھیم علیہ السلام ؛ والصلوۃ والسلام علی صاحب الخاتم والشامہ ؛ الذی قال من شاب شیبۃً کانت لہ نوراً یوم القیامۃ ؛ وعلی آلہ واصحابہ ؛ واتباعہ واحزابہ ؛ **امّابعد** جاننا چاہیے کہ داڑہی وغیرہ مین جو سفید بال ہو جائین اُنکو اکھاڑنا نہ چاہیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سپکے بال کے اکھاڑنے کو منع فرمایا ہے اور سفید بالون کا اکھاڑنا چنوانا کتروانا یہ محض زینت اور اپنے بڑہاپے کو چھپانے کی غرض سے ہوتا ہے اور یہ مکروہ اور بدعت ہے۔ کتب فقہیہ مین اسکی صاف تصریح ہے۔ اس مسئلہ نتف شیب کی تحقیق کے واسطے بہت سی کتابون کے دیکھنے کا موقع ملا اور اس ضمن مین اور بہی مسائل نظر سے گذرے جو دوسرے وقت ہدیۂ ناظرین ہونگے اسوقت صرف اسی بحث کے متعلق کچھ لکھا جاتا ہے جو مسلمان بھائیون کے حق مین مفید ثابت ہوگا انشاء اللہ تعالی۔ **لِمِثْلِ ھٰذَا فَلْیَعْمَلِ الْعَامِلُوْنَ** ؛

چونکہ اکثر مشائخ صورت بسبب ناواقفیت کے داڑہی مونچہون کے پکے بال چنوانے - اور
اوکہڑوانے - کتروانے - کے عادی ہو گئے ہین اگر انکو منع کیا جاتا ہے تو بگڑ جاتے اور
جہگڑا کرنے پر آمادہ ہوجاتے ہین - اور پکے ایک بال کو نفرت کی نگاہون سے دیکھتے ہین - ایسے
لوگون کے عمل کو جو عوام ہین مقتدا سمجھے جاتے ہون ان کا حال اچھا سمجہکر خود انکے پیرو بنجاتے
ہین اور ویسا عمل کرنے لگتے ہین اسیواسطے مشائخ و مقتدا ے قوم کے لیے یہ حکم ہے
کہ مباحات اور مکروہات سے بھی اجتناب کرین اور ترک اولی امور کے ارتکاب سے بھی
باز رہین تا جہال انکی سیرت کو اپنا طرز عمل بناکر خسرت الدنیا والاخرہ کے مصداق نہ بنین -
اس مسئلہ نتف شیب کے متعلق بارہا پہلے بھی لوگون نے فقیر سے استفسار کیا تھا انکو زبانی
جواب دیا گیا کوئی قلمی سند نہ دی گئی اسوجہ سے بعض بعض لوگ اپنے فعل سے باز نہ آئے
لہذا فقیر نے مناسب سمجھا کہ اس بارہ مین کچھ لکھکر قلمبند کر دینا چاہیے تا کہ دور دراز مقامون مین
بھی پہونچے اور لوگ اسکو دیکھکر ورطہ جہالت اور لجہ تقلید بیجا سے نکلین پس فقیر نے اسکی متعلق
معتبر کتابون مین جو کچھ پایا اس رسالہ مین جمع کر دیا تاکہ لوگ اسکو پڑہین اور موافق حدیث نبوی صلے اللہ
علیہ وسلم کے سب لوگ عمل کرین اور تعصب جاہلانہ اور صلابت سفیہانہ سے باز آوین اور
فضول کی ہٹ دہرمی اور اصرار سے کام نہ لین - اس رسالہ کا نام **ازالۃ الریب**
فی منع نتف الشیب رکہا گیا ہے - اور اسمین تین فصلین ہین فصل اول مین بڑہاپے کی فضیلت
فصل ثانی مین پکے بال کی فضیلت - فصل ثالث مین پکے بال اوکہاڑنے کی ممانعت ہے -
واضح رہے کہ جو مضمون جس کتاب سے نقل کیا ہے اسکا نام بھی لکھدیا جسکو اطمینان نہو
وہ اصل کو دیکھکر اپنا اطمینان کرلے اور راقم الحروف سے خفا نہو کہ وہ اس کام کے لیے مامور
ومجبور رہے - ؎ بر رسولان بلاغ باشد وبس +

فصل اول

فصل اوّل بوڑھون کی فضیلت مین - ترمذی اورنسائی نے کعب بن مرہ سے روایت کی ہے انھون نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْاِسْلَامِ كَانَتْ لَهُ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ - جو شخص بوڑھا ہوا اور پک جاے اُس کا ایک بال بھی اسلام مین ہوگا پکا بال اُسکے واسطے نور قیامت کے دن - اور ابو داؤد نے عمرو بن شعیب کی حدیث جو روایت کی ہے اُسمین یون ہے من شاب شيبة في الاسلام كتب الله له بها حسنة وكفر عنه بها خطيئة ورفعه بها درجة - جو شخص کہ بوڑھا ہو بوڑھا ہونا یعنے ایک بال سفید ہو مسلمانی مین لکھتا ہے اللہ تعالی واسطے اوسکے بسبب اُسکے ایک نیکی اور دور کرتا ہے بسبب اُسکے اُسکی ایک خطا اور بلند کرتا ہے اُسکا بسبب اُسکے ایک درجہ - اور اس حدیث کو امام احمد اور ابن حِبّان نے بھی روایت کیا ہے - اور امام جلال الدین سیوطی نے ام سلیم بنت ملحان انصاریہ کی روایت والی حدیث (جسکی حاکم نے کتاب الکنی والالقاب مین تخریج کی ہے) جامع صغیر مین نقل کی ہے من شاب شيبة في الاسلام كانت له نورا مالم يغيرها - یعنے جو بوڑھا ہوا ازروے ایک بال پکنے کے اسلام کی حالت مین تو ہوگا اُسکے واسطے نور جب کہ اُسکو بگاڑے نہین - ظاہر ہے کہ پکے بال کی بگاڑنے کی دو ہی صورت ہی یا تو سیاہ خضاب کرلے اور جوان بنجائے یا اسکو دور کردے - دونون کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے مگر مہندی کے ساتھ وسمہ ملاکر خضاب کرنا درست ہے - اور نزہتہ المجالس مصنفۂ علامہ عبد الرحمن صفوری کی جلد ثانی مین یہ روایت ہے - اوحى الله تعالى الى محمد صلى الله عليه وسلم الشيب على عبدي المؤمن نوري من نوري وانا اكرم من ان احرق نوري بناري - خداوند کریم نے خبر دیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ بوڑھاپا اور پکا بال میرے مومن بندے کے اوپر ایک نور ہے

نزہتہ المجالس

میرے نور سے اور مین سب سے بڑھکر بزرگ ہون نہ جلاؤن گا اپنے نور کو اپنی آگ سے
اور بھی اُسی کتاب مین ہے۔ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من شاب
شیبۃ فی الاسلام یقول اللہ تعالی مرحبا بعبدی ھذہ صفۃ من ابیضت
لہ شعرۃ واحدۃ ویقول اللہ عز وجل قد وھبت سواد صحیفتک لبیاض
شیبتک قالت عائشۃ رض ھذا لمن مات وقد شاب فکیف بمن مات وھو شاب
فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم امتی کلھم یقومون من قبورھم وقد شابت
شعورھم لھیبۃ ملک الموت علیہ السلام۔ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو
شخص بوڑھا ہو اور پک جاوے اُسکا ایک بال اسلام مین تو فرماتا ہے حق تعالی بہت اچھا ہے
بندہ میرا۔ یہ حال اُس شخص کا ہے جسکا ایک بال سفید ہوا ہو۔ اور فرماتا ہے حق تعالی عز وجل
اُس بوڑھے کو کہ مین نے تیرے نامۂ اعمال کی سیاہی کو تیرے سفید بال کو بخشدیا یعنی بسبب
سفید بال کے نامۂ اعمال کی سیاہی کو مٹا دیا۔ اس بات کو سُنکر حضرت عائشہ صدیقہ رض
نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ یہ فضیلت تو اُسی کے واسطے ہے جو بوڑھا ہو کر
مرا ہو پس کیا حال ہوگا اوسکا جو جوان مرے اس کے جواب مین حضرت نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے یہ فرمایا کہ میری اُمت سبکی سب جب اپنی قبرون سے اوٹھیگی تو سب کے
بال پکے ہون گے ملک الموت کی ہیبت سے۔ اور یہ روایت بھی اُسمین دیکھی گئی ہے
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے الشیخ فی قومہ کالنبی فی اُمتہ
بوڑھا آدمی اپنی قوم مین ایسا ہے جیسے نبی اپنی امت مین یعنے بزرگی اور مرتبہ اور خدا
پرستی اور نیک سیرتی مین اکثر بوڑھے اکثر جوانون سے اچھے ہوتے ہین۔ جوانون
کی نسبت سے بوڑھون مین اخلاق حمیدہ اور افعال پسندیدہ زیادہ ہوتے ہین جیسے

روض الاخیار

بہ نسبت امت کے نبی میں جملہ اوصاف مرضیہ زیادہ ہوتے ہین - اور روض الاخیار [ص۱۱۴]
مصنفہ علامہ شیخ محمد بن قاسم مین ہے - وکان عمرؓ لا یُغیّر شیبہ بشئ وقال سمعتُ
رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من شاب شیبۃً فی الاسلام فلہ نور
یوم القیمۃ فلا اُحِبُّ اَنْ اغیر نوری حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے بال کو
سفید ہی رکھتے تھے اور کہتے تھے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے
سنا ہے کہ جو بوڑھا ہوا اسلام مین تو اُسکے واسطے نور ہو گا قیامت کے دن تو مین نہین
چاہتا کہ اپنے نور کو تغیر دون - یہ آپکا اجتہاد تھا اور اسی خیال سے بعضے صحابہ نے خضاب
نہین کیا - مگر خضاب کی حدیثین مرفوع اور صحیح اور بڑی تاکید کے ساتھ مروی ہین خضاب
کی حدیثین اوامر ہین اور یہ حدیثین بوڑھون کے فضائل ومناقب مین ہین خضاب کی
پوری تحقیق مین نے اپنے اُردو کے رسالہ حُسْنُ الثواب فی عمل الخضاب مین کی ہے

روض الاخیار

اور بھی کتاب روض الاخیار مین ہے [ص۲۲۵] وعنہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ لا یستخفُّ
بھم الا منافق - امام مُقسِطٌ وذو شیبۃ فی الاسلام وذو علم - یعنی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تین شخص ہین جنکو سواے منافق کے کوئی بیقدر نہین
سمجھتا ہے [۲۲۶] ایک تو سردار منصف - اور دوسرا بوڑھا مسلمان - اور تیسرا عالم - اور بھی اُسی کتاب
مین یہ حدیث مروی ہے عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہ تعالی الشیبُ نوری
فلا یجمل بی ان اُحرِق نوری بناری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی
ہے کہ حق تعالی فرماتا ہے کہ پکا بال میرا نور ہے تو بہتر نمعلوم ہو گا مجھسے کہ مین اپنے

فوائد جلیلہ

نور کو اپنی آگ سے جلاؤن - اور کتاب فوائد جلیلہ بہیّہ شرح شمائل ترمذی [ص۲۹۶] مصنفہ
علامہ محمد بن قاسم بسوس مین ہے - عن کعب بن مرۃ قال قال رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم من شاب شیبۃً فی الاسلام کانت لہ نوراً یوم القیمۃ رواہ الترمذی واخرج الطبری من حدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مرفوعاً من شاب شیبۃً فی لہ نوراً - یعنے جو اسلام مین بوڑہا ہو گا وہ بوڑہاپا اوسکے واسطے نور ہوگا قیامت کے دن - یہ حدیث ترمذی کی روایت کی ہے - اور طبری نے عمرو بن شعیب کی حدیث مرفوعاً یون روایت کی ہے کہ جو بوڑھا ہو تو اسکا پکّا بال اُسکے واسطے نور ہو گا - واضح ہو کہ بوڑہاپا سبب نورانیت کا ہے اسلیئے کہ بوڑہاپا وقار ہے اول بنی آدم سے جو بوڑہے ہوے وہ ابراہیم علیہ السلام تھے پس جب انھون نے بوڑہاپا دیکھا داڑہی مین یعنی پکا بال جب داڑہی مین دیکھا تو کہا کیا ہے یا اے میرے رب جواب آیا کہ یہ وقار ہے عرض کیا کہ خداوندا زیادہ کر وقار میرا - اور وقار مانع آتا ہے آدمی کو فسق و معاصی سے اور باعث ہوتا ہے توبہ اور طاعات کا اور یہ سبب نور کا ہوتا ہے کہ دوڑتا ہو گا آگے مومن کے ظلمات حشر مین جیسا کہ مذکور ہے اس آیت مین - یسعٰی نورھم بین ایدیھم و بایمانھم پس باین توجیہ نور سے مراد نور روز قیامت کا ہوسکے ایک حدیث مین صریح آیا ہے اور اگر مراد نورانیت سے جمال و صورت اور صفائی باطن اور سیرت نیک ہو کہ بوڑہے ہون کو اس عالم مین حاصل ہوتی ہے بعید نہو یہ مضمون مظاہر حق سے لیا گیا ہے اور بدور مسفرہ مصنفہ علامہ سید محمد حقی حنفی مین ہے کہ ترمذی نے عثمان بن عفان سے اور ابن حبان نے شداد بن اوس سے روایت کی ہے اُن دونون صحابیون نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ جل شانہ نے کہا - اذا بلغ عبدی اربعین سنۃً عافیتہ من البلایا الثلاث من الجنون والجذام والبرص فاذا بلغ خمسین سنۃ حاسبتہ حساباً یسیراً فاذا بلغ ستین سنۃ حببّت الیہ الانابۃ فاذا بلغ سبعین سنۃ

بدور مسفرہ

احبته الملائكة فاذا بلغ ثمانين سنة كتبت حسناته والقيت سيئاته فاذا بلغ
تسعين سنة قالت الملائكة اسير الله فی ارضه وغفر له ماتقدم من ذنبه وما
تاخر وشفع فی اهل بیته یعنے جب میرا بندہ چالیس برس کا ہوتا ہے تو مین تین قسم کی بلاؤن
سے اوسے بچا دیتا ہون جنون اور جذام اور برص سے اور جب پچاس برس کا ہوجاتا ہی
تو اُس سے تھوڑا سا حساب کرونگا - اور جب ساٹھ برس کا ہوجاتا ہے تو اوسکو خدا کی
طرف رجوع کرنا پسند کرا دیا جاتا ہے اور جب ستر برس کا ہوجاتا ہے تو فرشتے اوسکو
محبوب جانتے ہین اور جب اسّی برس کا ہوجاتا ہے تو اسکی نیکیان لکھی جاتی ہین اور
بدیان پھینک دی جاتی ہین اور جب نوّے برس کا ہوجاتا ہے تو اوسے فرشتے کہنے لگتے
ہین کہ وہ خدا کا قیدی دنیا مین ہے اور اُسکی کل گناہین اگلی پچھلی معاف کی جاتی ہین اور وہ اپنے
گھر والون کی شفاعت کریگا - اور ابوہریرہ کی حدیث مین اسقدر اور زیادہ مروی ہے -
فاذا بلغ مائة سنة سمی حبیب الله فی الارض وحق علی الله عزوجل ان لا یعذب حبیبه
اور جب سو برس کا ہوتا ہے تو اُسکا خطاب حبیب اللہ ہوتا ہے یعنی دنیا مین وہ خدا کا دوست
ہے اور اللہ کو مناسب ہے کہ اپنے دوست کو عذاب نکرے - اور بیہقی کی روایت مین جو
حضرت انس رض سے مروی ہے اُسمین یہ لفظ اور زیادہ ہی - فاذا بلغ السبعین احبه الله و
احبه اهل السماء اور جب ستر برس کا ہوجاتا ہے تو اللہ اُسکو دوست بنالیتا ہے اور دوست
رکھتے ہین اُسکو آسمان والے - اور عبد الرزاق کی روایت مین جو ابن عباس سے مروی
ہے یہ لفظ اور زیادہ ہے فاذا بلغ الثمانین استحیا الله تبارك وتعالی ان یعذبه
فاذا بلغ التسعین کان اسیر الله فی ارضه ولم یخط علیه القلم بحرف - اور جب
اسّی برس کا ہوجاتا ہے تو شرم کرتا ہے اللہ تعالی اُسکے عذاب کرنے سے اور جب نوّے

تمہید ثانی

برس کا ہو جاتا ہے تو ہوتا ہے خدا کا قیدی دنیا مین اور قلم اُسکی برائیون کا ایک حروف بھی نہ لکھیگا

فصل ثانی پکے بال کی فضیلت مین - حضرت آدم صفی اللہ کے اولاد مین سب کے پہلے جسکا بال پکا یعنے سفید ہوا وہ ابراہیم خلیل اللہ ہین - یہان دو باتین قابل الذکر ہین - اول یہ کہ ابراہیم علیہ السلام کے بال پکنے اور سفید ہونیکی کیا وجہ ہے حالانکہ اونکے پہلے کے انبیا ر دنیا مین اون سے بہت زیادہ عمر کے گذر چکے جیسے آدم شیث نوح وغیرہم ہین - اور دوسرے یہ کہ ابتدا پکے بال کی کیونکر ہوئی - اول کا یہ بیان ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام اور اُنکی بیوی حضرت سارہؓ دونون بوڑہے ہو گئے اسوقت اسحق علیہ السلام پیدا ہوے اور اُنکی والدہ سارہؓ کی عمر ایک سو بیس ۱۲۰ برس کی تہی تو ابراہیم علیہ السلام کی قوم کہنے لگی کیا تم لوگ ای ہماری قوم ان دونون بڈہے بڈہی کو نہین دیکہتے کہ ایک لڑکا کسی کا پالیا اور اُسے اپنا لڑکا مشہور کر رکہا ہے بھلا ایسے بوڑہے کے بھی کہین اولاد ہوتی ہے اُسوقت حق تعالی نے اسحق علیہ السلام کی شکل مثل ابراہیم علیہ السلام کے کر دی جب اسحقؑ بڑے ہو گئے تو باپ بیٹے مین فرق نہین کیا جا سکتا تھا تو حق تعالی نے ما بہ الفرق اسی بوڑہاپے کو کر دیا تب لوگون کا شبہ بھی جاتا رہا اور باپ بیٹے مین فرق بھی کرنے لگے - **لطیفہ** جب ابراہیم علیہ السلام نے اپنے سر مین پکا بال دیکہا تو گھبرا کر کہنے لگے کہ ای میرے رب یہ کیا ہے تو خداوند کریم نے وحی بھیجی کہ - هذا سربال الوقار ونور الاسلام وعزتی وجلالی ما البسته احدا من خلقی یشهد ان لا اله الا انا وحدی لا شریک لی الا استحییت منه یوم القیامة ان انصب له میزانا او انشر له دیوانا او اعذبه بالنار فقال یا رب زدنی وقارا فاصبح ورأسه ولحیته مثل الثغامة البیضاء یہ جامہ وقار کا اور نور اسلام کا ہے قسم ہے مجکو اپنی عزت اور جلال کی نہ پہناؤن گا اوسے اپنے کسی بندہ کو جو گواہی دے اسکی کہ

مین ہی اکیلا معبود برحق ہون اور میرا کوئی ساجھی نہین ہے مگر شرماؤنگا مین اُس سے
قیامت کے دن کہ اوسکے اعمال کے تولنے کے لیے ترازو کھڑا کرون اور اُسکا نامہ اعمال
کھولون یا اوسکو آگ کا عذاب کرون تو کہا ابراہیم علیہ السلام نے اے میرے رب
زیادہ کر تو مجکو وقار پس جب صبح کو ابراہیم علیہ السلام اُٹھے تو دیکھا اپنے سر اور داڑھی
کے بال کو کہ ثغامہ پھول کیطرح سفید ہوگیا ہے اور ابتدا آپکے پکّے بال کی یون ہوئی کہ
جب حق تعالی کو منظور ہوا کہ ابراہیم خلیل اللہ کا بال پکّے تو آسمان سے ایک کف دست
نمودار ہوا اور اوسکے دو انگلیون مین ایک پکّا ہوا سفید بال تھا رفتہ رفتہ وہ کف
دست ابراہیم علیہ السلام کے قریب آتا گیا یہانتک کہ جب بالکل اون کے نزدیک
پہونچگیا تو اوس سفید بال کو ابراہیم علیہ السلام کے سر پر چھوڑ دیا اسیوقت گھبرا کر آپنے
پوچھا تھا کہ یہ کیا چیز ہے کہا یہ ہے ابتدا بال سفید ہونے کی — پکّے بال کی فضیلت مین
وہ حدیثین جنکی پہلے فصل مین ذکر ہو چکین کیونکہ اون کو دونون فصل
سے مناسبت ہے بخیال طوالت تکرار سے احتراز کیا گیا۔ نزہۃ المجالس مین حضرت
انس سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالے بوڑھے
آدمی کے منہ کیطرف صبح اور شام کو دیکھتا ہے۔ اور فرماتا ہے کبر سنک ودق
عظمک ورق جلدک واقترب اجلک فاستحی منی فانی استحی منک — یعنے بہت اور
زیادہ ہوگئی تیری عمر اور پتلی ہوگئی تیری ہڈی اور باریک ہوگیا تیرا چمڑا اور قریب
آگئی تیری موت — پس شرم کر مجھ سے کیونکہ مین تجھسے شرماتا ہون — کہ مین تجھے کیسے
عذاب کرون کہ تو بوڑھا ہوگیا ہے اور تو مجھسے نہین شرماتا کہ برابر تو گناہ کرتا جاتا ہے
اور میری نعمتون کے شکریہ مین عبادت نہین کرتا اور معصیت سے منہ نہین موڑتا

نزہۃ المجالس

؎ خدا شرم دارد زریش سفید ٭ مسلمان بھائیو! یہ عبرت کا مقام ہے

اس مقام پر مین ایک حکایت نقل کرتا ہون جو اس فصل کے مناسب اور قابل عبرت ہے

حکایت قاضی یحییٰ بن اکثم کو انتقال کے بعد کسی نے خواب مین دیکھا تو اُن سے پوچھا کہ خدا نے تمہارے ساتھ مین کیا معاملہ کیا اُنھون نے جواب دیا کہ خدا مجکو اپنے سامنے کھڑا کر کے مجھسے کہنے لگا کہ ای بدکار بوڑھا تو نے ایسا کیا اور ایسا کیا تو مین نے عرض کیا کہ یہ سب ٹھیک ہے مگر مین نے تیری طرف سے ایسے امور لوگون سے نہین بیان کئے جو تصور کیا خود کیا دوسرون کو گمراہ نہین کیا حدثنی معمر عن الزھری عن عروۃ عن عائشۃ عن محمد صلی اللہ علیہ وسلم عن جبریل عنک انک قلت انی لاستحی ان اعذب شیبۃ شابت فی الاسلام فقال تعالی صدق معمر والزھری وعروۃ وعائشۃ ومحمد وجبریل وصدقت اذھب فقد غفرت لک۔ بیان کیا مجھسے معمر نے سنا اُنھون نے عروہ سے اُنھون نے عائشہؓ سے انھون نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے اُنھون نے جبریلؑ سے انھون نے تجھسے کہ تو نے کہا ہے کہ بیشک مین شرم کرتا ہون اس بات سے کہ عذاب کرون مین پکے ایک بال کو جو اسلام مین پکا ہو یعنی پکے بال والے کو۔ تو فرمایا حق تعالی نے سچ کہا معمر نے اور زہری اور عروہ اور عائشہ اور محمد اور جبریل نے اور سچ کہا مین نے تم جاؤ یعنی بہشت مین۔ مینے تمکو بخشدیا اور تمہاری گناہون کو معاف کر دیا۔ اور سراج منیر ص ۳۲۸ ج ۳

سراج منیر

شرح جامع صغیر سیوطی مین علامہ عزیزی حدیث من شاب شیبۃ فی الاسلام کانت لہ نورا یوم القیامۃ کی شرح مین لکھتے ہین۔ مناوی نے کہا ہو گا وہ پکا بال خود نور کہ وہ بال والا قیامت کے روز اُس پکے بال کی روشنی مین چلے گا۔ اس قول پر علامہ شیخ محمد حفنی نے یہ حاشیہ چڑھایا ہے ای خلق اللہ لہ نورا یوم القیامۃ

[illegible] یعنی پیدا کرے گا حق تعالی پکے بال والے مسلمان کیواسطے قیامت
کے روز ایسا نور کہ وہ اُس مومن کے آگے چلتا رہے گا۔ سبحان اللہ۔

فصل ثالث — مسند احمد — سنن ابوداود

فصل ثالث پکے بال اُکھاڑنے کی ممانعت مین۔ امام احمد اور ابو داؤد نے
روایت کیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لا تنتفوا الشیب فانہ نور المسلم
نہ اکھاڑو سفید بالون کو اسلیئے کہ سفید بال مسلمانون کے واسطے نور ہے بجسب اس حدیث
کے مکروہ ہے چنّا سفید بال کا نزدیک اکثر علما کے جیسا کہ مظاہر حق مین ہے۔ اور کتاب

نزہۃ الناظرین

نزہۃ الناظرین مصنفہ علامہ شیخ تقی الدین حلبی مین حدیث مذکور کے تحت مین امام غزالی
رحمۃ اللہ علیہ کا قول یون نقل کیا ہے قال الغزالی رد عمر رضی اللہ عنہ شہادۃ
من کان ینتف لحیتہ۔ کہا امام غزالی نے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسکی شہادت
کو مردود کیا ہے جو اپنی داڑہی کے بال کو اکھاڑتا تھا۔ یعنی ایسا آدمی مردود الشہادۃ

مذاق العارفین

ہے۔ اور مذاق العارفین مین ہے۔ اور حضرت عمر رضا اور ابن ابی لیلے قاضی مدینہ منورہ
نے اُس شخص کی گواہی قبول نفرمائی جو اپنی داڑہی کو اکھاڑا کرتا تھا۔ یعنی یہ لوگ داڑہی

کشف الغمہ

کے اکھاڑنے والے کو مردود الشہادۃ سمجھتے تھے۔ اور کتاب کشف الغمہ جلد اول مصنفہ
امام عبد الوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ مین ہے وکان صلی اللہ علیہ وسلم ینہی عن
نتف الشیب ویقول انہ نور المسلم یوم القیامۃ ومن نتف شعرۃ بیضاء
صارت لہ یوم القیامۃ رمحا تطعنہ فی وجہہ یعنی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
پکے بال اکھاڑنے کو منع کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ بیشک پکا بال قیامت کے دن مسلمان
کیواسطے نور ہوگا اور جو شخص اکھاڑیگا ایک بال سفید کو تو وہ اوسکے لیے قیامت کے دن
نیزہ ہو جائیگا اور ماریگا وہ نیزہ اوسکے مونہہ مین سیئنے دنیا مین جو شخص کہ اپنا سفید ایک بال

بھی اکھاڑیگا تو قیامت کے روز وہی بال بصورت نیزہ کے اُسکے آگے آویگا اور اکھاڑنے والے کے مونھ کو چھید یگا۔ یہی سزا ایک سفید بال کے اوکھاڑنیکی۔ اسی پر اوسکے حال کو بھی قیاس کرنا چاہیے جس نے بہت سے سفید پکے بال خود اپنے ہاتھ سے اکھیڑے یا دوسرے سے چنوائے کہ اُسکے لیے قیامت کے دن کتنے نیزے طیار ہونگے اور وہ کتنی چوٹ کھائیگا مسلمان بھائیو! یہ عبرت کا مقام ہے۔ اور کتاب سراج المنیر شرح جامع صغیر مین (صفحہ ۳۲۲ ج ۳) علامہ عزیزی رح نے اس بات کو بیان کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے من شاب شیبۃ فی الاسلام کی حدیث کیون بیان کی۔ اسکی وجہ مین علقمی کا وہ قول نقل کیا ہے جو طارق بن حبیب سے روایت ہے کہ ایک حجام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مونچھ کترتا تھا اس حالت مین اوسنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑہی مین ایک سفید بال دیکھا۔ تو اوسنے اپنا ہاتھ بڑہایا اور چہا کہ اُس ایک بال سفید کے کترنے کے لیئے۔ فَامْسَكَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدَہٗ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً اوسکا ہاتھ تھام لیا اور فرمایا من شاب شیبۃ فی الاسلام الخ پس اسی بنا پر پکے بال کا اکھاڑنا مکروہ سمجھا گیا ہے۔ فاعل و مفعول دونون کیلیئے (یعنے جو اکھاڑے اور جو اکھیڑواوے دونون کے حق مین کراہت ہے) امام نووی شارح صحیح مسلم نے فرمایا ہے کہ اگر پکے بال کے اکھاڑنیکو حرام کہا جاوے اس سبب سے کہ اس بارہ مین صاف حدیث صحیح وارد ہے تو بیجا نہوگا۔ پھر علامہ عزیزی فرماتے ہین کہ پکے بال کے اکھاڑنے مین کوئی فرق نہین ہے چاہے داڑہی کا ہو یا سر کا یا مونچھ کا یا بچی کا یا ابرو کا یا رخسارہ کا ہو کہین سے پکا بال اکھاڑنا نہ چاہیئے۔ اور یہ حکم عام مرد

[حاشیہ: سراج منیر]

ف بچی عنفقہ کا ترجمہ ہے۔ اور یہ اُس مجموعہ بال کو کہتے ہین جو نیچے کے ہونٹھ کے نیچے داڑہی کے اوپر کچھ تھوڑے سے بال ہوتے ہین ۱۲ منہ سلمہ اللہ تعالےٰ

عورت سب کے واسطے ہے انتہی یعنی مرد ہو خواہ عورت اپنا پکا بال کبھی سے نہ اکھیڑے

مواہب لدنیہ۔ اور کتاب[۱۲۴] مواہب لدنیہ حاشیۂ شمائل محمدیہ میں علامۂ ابراہیم بیجوری نے لکھا ہے یکرہ

نتف الشیب عند اکثر العلماء لحدیث مرفوع لا تنتفوا الشیب

فانہ نور المسلم رواہ الاربعۃ وقالوا حسن آھ مکروہ ہے پکے بال کا اکھاڑنا

اکثر علما کے نزدیک کیونکہ اس بارہ میں حدیث مرفوع یہ ہے نہ اکھاڑو تم لوگ پکے بال کو

کیونکہ وہ مسلمان کیواسطے نور ہے اس حدیث کو سوائے بخاری اور مسلم کے چارون صحاح

والون نے روایت کیا ہے۔ اور ان لوگون نے کہا کہ یہ حدیث حسن ہے انتہی۔ اور

جمع الوسائل کتاب[۱۲۵] جمع الوسائل شرح شمائل مین علامۂ ملا علی قاری رحمہ اللہ نے لکھا ہے

ثم ان نتف الشیب یکرہ عند اکثر العلماء لحدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن

جدہ مرفوعا لا تنتفوا الشیب فانہ نور المسلم رواہ الاربعۃ وقال الترمذی حسن

وروی مسلم من طریق قتادۃ عن انس قال کان یکرہ نتف الرجل الشعرۃ البیضاء من

رأسہ ولحیتہ وقال بعض العلماء لا یکرہ نتف الشیب الا علی وجہ التزیین انتہی

پس بیشک اکھاڑنا پکے بال کا مکروہ ہے نزدیک اکثر علما کے بسبب عمرو بن شعیب کی

مرفوع حدیث کے جو حضرت نے فرمایا ہے۔ نہ اکھاڑو تم لوگ پکے بال کو کیونکہ وہ مسلمان

کیواسطے نور ہے اس حدیث کو سوائے بخاری اور مسلم کے صحاح والون نے روایت

کیا ہے اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے اور مسلم نے بطریق قتادہ حضرت

انس رض سے روایت کی ہے۔ کہا انس رض نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ سمجھتے

تھے۔ کہ مسلمان آدمی اپنے سر اور داڑھی کے بالون سے پکا بال سفید اکھیڑے

اور بعض علما نے کہا ہے کہ زینت اور خوبصورتی کیواسطے پکا بال اکھیڑنا مکروہ ہے

ورنہ نہین - آھ اور یہ امر سب پر ظاہر ہے کہ اگر زینت نہ منظور ہو تو کوئی کیون اپنا پکا بال
بیفائدہ اکہاڑیگا جو اکہاڑتا ہے وہ اسی غرض سے اکہاڑتا ہے کہ مین جوان معلوم ہون اور
عورتین مجہے بڈہا نہ سمجہین اور میرے حسن مین پیری کا بدنما دہبہ نہ لگے - اور کتاب
فوائد جلیلہ بہیہ شرح شمائل محمدیہ مصنفہ علامہ محمد بن قاسم جسوس رحمۃ اللہ علیہ مین ہے کہ

فوائد جلیلہ

یکرہ نتف الشیب عند اکثر العلماء لحدیث لا تنتفوا الشیب فانہ نور المسلم
رواہ الاربعۃ وقال الترمذی حسن وقال بعض العلماء لا یکرہ نتف الشیب الا علی
وجہ التزیین قال ابن العربی وانما نہی عن النتف دون الخضب لان فیہ تغییر
الخلقۃ من اصلہ سئل مالک رح عن نتف الشیب فقال ما علمہ حراما وترکہ احب
الی من نتفہ قیل لہ فقرضہ قال اکرہ ان یقرضہ من اصلہ وھو عندی یشبہ
النتف آھ مکروہ ہے اکہاڑنا پکے بال کا نزدیک اکثر علما کے بسبب حدیث لا
تنتفوا الشیب کے جسکو صحاح والون نے سوا بخاری اور مسلم کے روایت
کیا ہے اور ترمذی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے اور بعض علما نے کہا ہے کہ نہین مکروہ
ہے اکہاڑنا پکے بال کا مگر زینت کیواسطے مکروہ ہے - ابن العربی نے کہا
کہ پکے بال کا اکہاڑنا ہی منع ہے نہ خضاب کرنا اسواسطے کہ اکہاڑنے مین تغییر خلقت
کی جڑ سے ہوتی ہے - امام مالک سے پوچہا گیا کہ اکہاڑنا پکے بال کا کیسا ہے اگر
کسی نے اکہاڑا تو کیسا فعل کیا انہون نے اسکے جواب مین فرمایا کہ حرام کام نہین
کیا (اسواسطے کہ حرام کام وہ ہے جسکی حرمت نص قطعی سے ثابت ہو) اور فرمایا کہ
نہ اکہاڑنا پکے بال کا میرے نزدیک بہت پسندیدہ اور بہتر ہے - پہر انسے پوچہا
گیا کہ چہانٹنا اور کتروانا پکے بال کا کیسا ہے فرمایا کہ مکروہ سمجہتا ہون - اسکو

کہ پکے بال کو جڑ سے کترواوے اور جڑ سے کتروانا میرے نزدیک اکھاڑنے کیطرح ہے انتہی۔ اس عبارت سے معلوم ہوا کہ جیسا امام مالک کے نزدیک پکے بال کا کتروانا بُرا اور مکروہ ہے ویسا ہی اکھڑوانا بھی مکروہ ہے۔ اور کتاب حدیقہ ندیہ صـ۳۹۵ ج۲ شرح طریقہ محمدیہ مصنفہ علامہ عبدالغنی نابلسی مین ہے قال الوالد رحمه الله فی شرحه علی الدرر ولا ینتف الشیب کما فی المجتبیٰ والینابیع علی وجه التزیین کذا فی الخلاصة انتهٰی والمفهوم ان النتف اذا کان لا علی وجه الزینة والتحسین لا بأس به انتهٰی۔ میرے والد رحمہ اللہ نے شرح درر مین لکھا ہے اور نہ اکھاڑے جاوین پکے بال جیسا کہ کتاب مجتبیٰ اور کتاب ینابیع مین ہے واسطے زینت کے جیسا کہ خلاصہ مین ہے انتہی اور اسکا مطلب یہ ہے کہ پکے بال کا اکھاڑنا جبکہ آرایش اور خوبصورتی کے لیے نہ ہو تو کچھ مضائقہ نہین ہے۔ انتہی اور کتاب وسیلہ احمدیہ صـ۹۱ ج۲ شرح طریقہ محمدیہ مصنفہ علامہ رجب افندی مین ہے جسکا ترجمہ یہ ہے اور بیشک فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ اوکھاڑو تملوگ سفید بالون کو کیونکہ بتحقیق وہ مسلمان کا نور ہے تو جو شخص اسلام مین بوڑھا ہو اور اسکا ایک بال پکے تو لکھے گا اللہ تعالی بسبب اُس پکے بال کے اوسکے واسطے ایک نیکی اور دور کریگا بسبب اوسکے ایک خطا اور بلند کریگا بسبب اوسکے ایک درجہ۔ اور یہ فضیلت اسوجہ سے ہے کہ پکا بال عقلمند کو غرور سے باز رکھتا ہے اور بلاتا ہے آخرت کی طرف اور توڑتا ہے بیہودہ خواہشون کو اور مائل کردیتا ہے بندہ کو عبادات اور طاعات کیطرف اور یہ سب موجب ثواب کا ہے۔ جو پہونچانیوالا ہے آخرت مین نور کیطرف اھ اور کتاب اشعۃ اللمعات صـ۴۱۹ ج۳ شرح مشکوٰۃ مین شیخ محدث دہلوی نے حدیث لا تنتفوا الشیب فانه نور المسلم کا ترجمہ یون لکھا ہے۔ نچینید موہاے

حدیقہ ندیہ

وسیلہ احمدیہ

اشعۃ اللمعات

سفید را زیرا کہ پیری سبب نورانیت مسلمان است - اور حدیث من شاب شیبۃ
کے تحت مین یہ مضمون لکھا ہے - لیکن اینجا محل سوال واشکال است کہ چون پیری سبب
نورانیت ست در دنیا و آخرت پس پوشیدن و تغییر دادن صورت آن بخضاب چرا مشروع
شد - میگویند کہ مشروعیت آن بجہت مصلحت دیگرست دینی و آن ارغام اعداد اظہار
جلادت تا ضعیف نہ پندارند و دلیر نشوند - اگر گویند کہ پس چرا نتف نیز برائے این مصلحت
جائز نباشد - گوئیم کہ نتف از بیخ برکندن پیری ست از اصل و منفی ست در آخر بتسویۂ
وجہ و سوء منظر بخلاف خضاب کہ زیادت وصفی ست بدان پس فرق باشد میان این
و آن و در جواز نتف شیب اگر نہ بقصد تزیین و تکلف باشد روایتے از امام ابوحنیفہ آمدہ
ست و امام محمد گفتہ لاباس بہ و لیکن مختار خلاف آنست واللہ اعلم اھ یعنی اس جگہ ایک
سوال اور اشکال پیدا ہوتا ہے کہ جب سفید بال دنیا و آخرت مین نورانیت کا سبب
ہے تو اُسکو چھپانا اور اُسکی صورت خضاب کرکے بگاڑنا کیون مشروع ہوا - جواب
اسکا یہ ہے کہ خضاب کی شریعت دوسری دینی مصلحت کیواسطے ہے وہ یہ ہے
کہ خضاب سے دشمنان دین کو دبانا اور اپنی قوت کا ظاہر کرنا ہے تاکہ وہ لوگ مسلمانون
کو کمزور نہ جانین اور دلیر نہون - اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ اسی مصلحت کیواسطے
پکے بال کا اکھاڑنا کیون جائز نہوا - تو اسکا یون جواب دین گے کہ نتف مین پکے
بال کو جڑ سے اکھاڑنا ہوتا ہے جسکا نتیجہ آخر کو یہ ہوگا کہ چنوا تے چنوا تے منہ صاف اور
بدصورت ہوجائیگا بخلاف خضاب کرنیکے کہ اسمین سفید بالون مین صرف سرخی ہی آتی
ہے اور یہ ایک وصف زیادہ ہوتا ہے سفید بال پر کہ سفید کا سرخ ہوجاتا ہے
اور پکا بال موجود رہتا ہے تو اکھاڑنے اور خضاب کرنے مین فرق ہے - اور پکے بال کا

سوال
جواب
سوال
جواب
ف
قول مفتےٰ بہ

اکھاڑنا زینت اور آرایش اور بناوٹ کے لحاظ سے اگر ہو تو ایک روایت امام ابوحنیفہ
رحمہ اللہ سے اسکے جواز کی آئی ہے اور امام محمد نے کہا اس صورت مذکورہ مین کچھ مضائقہ
نہین ہے مگر مختار و مفتی بہ قول اسکے خلاف ہے۔ آھ یعنے مفتی بہ قول یہی

مرقات

کہ پکا بال نہ اکھاڑا جاوے۔ اور کتاب مرقات [صفحہ ۴۹۰ ج ۴] شرح مشکوۃ مین ملا علی قاری رح نے
من شاب شیبۃ کی شرح مین یہ لکھا ہے ای شعرۃ واحدۃ بیضاء آھ۔
یعنی جسکا پکے ایک بال اور سفید ہو جاوے۔ تو اسکے لیے یہ فضیلت ہے جو اوپر کئی بار
مذکور ہو چکی۔ تو ایک بال جو اسلام مین پکے اسکو بھی غنیمت جاننا چاہیے اور امید خداوند
کریم سے یہ رکھنی چاہیے کہ شاید اسی ایک بال سے میری نجات ہو اور مین مورد الطاف
خداوندی ہون اور اس اسلامی نور کو بحفاظت تعظیم سے رکھے اور اسکی تکریم کرے جیساکہ
ابوداؤد کی حدیث ہے کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا ہے من کان لہ شعر فلیکرمہ
یعنے جسکی داڑہی مین ایک بال بھی ہو تو چاہیے کہ اسکی تعظیم اور قدر کرے۔ اور صحاح ستہ
کی مشہور کتاب مجتبیٰ جو نسائی کے نام سے مشہور ہے اوسمین پکے بال اکھاڑنے کے منع

مجتبیٰ

مین ایک مستقل باب [صفحہ ۲۷] ہی باندھا ہے اور اس لفظ سے تعبیر کیا ہے باب النہی عن
نتف الشیب اور اس باب مین عمرو بن شعیب کی حدیث لائے ہین جسکو ہم پہلے لکھ

مرقات

چکے ہین۔ اور ملا علی قاری نے مرقات [صفحہ ۴۹۹] مین اس مسئلہ کے متعلق جو لکھا ہے اوسکا ترجمہ
یہ ہے۔ کہا میرک نے پکے بال کا اکھاڑنا بہت سے علما کے نزدیک مکروہ ہے
بحکم حدیث عمرو بن شعیب کے جسکو انہون نے مرفوعا روایت کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نہ اکھاڑو تم لوگ پکا بال کیونکہ بیشک وہ پکا بال مسلمان کا
نور ہے چارو محدثون نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور ترمذی نے کہا کہ

یہ حدیث حسن ہے اور مسلم کی روایت قتادہ کے طریق سے جسکے راوی حضرت انس ؓ ہین
اسمین یون ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ جانتے تھے اسکو کہ مسلمان آدمی
اپنے سر اور داڑہی سے پکا ایک بال بھی اکھیڑے - بعض علما نے کہا ہے کہ زینت اور
خوبصورتی کی غرض سے سفید بال کا اکھاڑنا مکروہ ہے ابن العربی نے یہان
کراہت کی وجہ یون بیان کی ہے کہ پکے بال کا اوکھیڑنا منع ہے اور خضاب کرنا منع نہین
ہے اسوجہ سے کہ پکے بال کے اکھیڑنے مین پکے بال کو جڑ سے نابود کرنا ہوتا ہے اور
خضاب کرنے مین یہ بات نہین ہے کیونکہ دیکھنے والا ضرور اس بات کو جان لیگا کہ پکا بال
موجود ہے صرف رنگ لگا کر سرخ کر دیا ہے - یہی وجہ ہے کہ پکا بال اکھاڑنا منع اور خضاب لگانا
منع نہین ہے - اور احیاء العلوم مین ہے تزوج رجل علی عهد عمر ؓ وکان یخضب بالسواد (احیاء العلوم)
فنصل خضابه وظهر شيبته فرفعه اهل المرأة الى عمر ؓ فرد نكاحه واوجعه
ضربا وقال غررت القوم بالشباب ولبست عليهم شيبك - اور کتاب (ص ۲۷۵)
مذاق العارفین مین اسکا ترجمہ یون لکھا ہے - ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد (مذاق العارفین)
مین نکاح کیا اور وہ سیاہ خضاب کرتا تھا جب کھونٹیان نکل آئین توڑہاپا کھل گیا - عورت کی
خویش واقارب نے یہ مقدمہ حضور مین حضرت عمر ؓ کے پیش کیا آپنے نکاح فسخ کر دیا اور اسکو خوب
پیٹا اور فرمایا کہ تو نے اِن لوگون کو جوانی سے فریب دیا اور بوڑہاپے کو چھپایا - مؤلف
کہتا ہے افسوس ہے کہ ویسا پیٹنے والا اس زمانہ مین کوئی نہین ہے - ورنہ ہزارون کی تعزیر
ہو جاتی - اور بھی احیاء العلوم مین داڑہی کی مکروہات کے بیان مین فرماتے ہین - الرابع نتف بياضها (احیاء العلوم)
استنكافا من الشيبة وقد نهى عليه السلام عن نتف الشيب وقال هو نور المؤمن
وهو في معنى الخضاب بالسواد وعلة الكراهية ما سبق - والشيب نور الله تعالى

والرغبة عنه رغبة عن النور اھ چوتھا مکروہ داڑھی کے مکروہات سے۔ داڑھی
کے سفید بالوں کا اکھاڑنا ہے بوڑھاپے کو برا جانکر اور بیشک آنحضرت علیہ السلام نے منع
کیا ہے پکے بال کے اکھاڑنے کو اور فرمایا کہ سفید بال مومن کا نور ہے اور یہ اکھاڑنا
پکے بال کا سیاہ خضاب کی طرح ہے اسکے کراہت کی علت پہلے بیان ہوئی ہے (اور یہ علت
بیان ہوئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سیاہ خضاب دوزخیوں کا ہے اور دوسری
ایک روایت مین آیا ہے کہ سیاہ خضاب کافرون کا ہے) اور پکا بال نور خدا کا ہے اس سے نفرت کرنا نور
عالمگیری | سے منہ پھیرنا اور نفرت کرنا ہے۔ اور فتاوی عالمگیری کی جلد خامس ۳۵۹ مین ہے۔
نتف الشیب مکروہ للتزیین۔ لا لترهيب العدو وكذا نقل عن الامام كذا
فی جواہر الاخلاطی اھ اکھاڑنا پکے بال کا مکروہ ہے زینت دینے کیواسطے۔ نہ واسطے
نزہۃ المجالس | ڈرانے دشمن دین کے ایسا ہی منقول ہے امام ابوحنیفہؒ سے اور کتاب نزہۃ المجالس ۸۳ مین تاتارخانیہ
سے نقل کیا ہے۔ ولا یکرہ نتفہ الا للزینۃ اھ اور نہین مکروہ ہے
پکے بال کا اکھاڑنا مگر زینت کیواسطے۔ یعنی زینت اور خوبصورتی کے واسطے اگر اکھاڑا
شامی | جاوے تو مکروہ ہے اور علامہ شامی ۲۶۱ ج ۵ مولانا محمد امین رحمۃ اللہ علیہ نے درمختار کے
اس قول ولا باس بنتف الشیب پر یہ حاشیہ چڑھایا ہے قیدہ فی البزازیۃ
بان لا یکون علی وجہ التزین اھ یعنی اس حکم کو بزازیہ مین اس قید کے ساتھ
مقید کیا ہے کہ پکے بال کا اکھاڑنا اگر آرایش کی غرض سے نہو تو لاباس بہ ہے یعنے
کچھ اسکا مضائقہ نہین ہے اھ مگر یہ خلاف اولے ہی کیونکہ یہ کلمہ لاباس بہ کا خلاف
مالابدمنہ | اولی اور مکروہ کے محل پر اکثر استعمال کیا جاتا ہے اور کتاب مالابدمنہ مین ہے۔
تراشیدن ریش بیش از قبضہ حرام است وچیدن موے سپید از ریش ومانند آن مکروہ است

کتروانا داڑہی کا ایک قبضہ سے زیادہ حرام ہے اور چنٹا سفید بال کا داڑہی وغیرہ سے
مکروہ ہے - اور طبرانی کی روایت مین یہ حدیث ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے خیر شبابکم من تشبہ بشیوخکم وشر شیوخکم من تشبہ
بشبابکم - تمہارے جوانون سے بہتر وہ ہے جو بوڑہون کی مشابہت پیدا کرے - یعنے
وقار اور شایستگی اور بزرگون کی چال چلن مین مشابہت پیدا کرے - اور تمہارے
بوڑہون مین سے بدتر وہ ہے جو جوانون کی مشابہت پیدا کرے - یعنی سیاہ خضاب
کرکے یا پکے بال کو چنوا کے یا اسیطرح اور کسی بات مین جوانون کی سی صورت بناوے
اس حدیث کو نزہۃ الناظرین اور احیاء العلوم مین ذکر کیا ہے - فقیر کہتا ہے کہ جب
سرور کائنات نے پکے بال کے اکہاڑنے کو منع فرمایا - اور خود بھی جب حجامت
بنواتے تھے تو حجام کا ہاتھ تھام لیا تھا کہ پکا بال نہ اکہاڑنے پاوے - اور آپنے
پکے سفید بال کے فضائل بھی بیان کئے اور پکے بال کے نہ اکہاڑنے کی علت بہی
بیان فرمادیا تو اب کونسا عذر اور کون سی دلیل ہے کہ پکے بال اکہاڑنے والے
اپنے فعل سے باز نہ آوین - اگر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی قولی اور فعلی
دلیل سے قوی زیادہ کسی کے پاس کوئی دلیل ہو تو وہ اسکے مقابلہ مین اسکو پیش
کرے - جو شخص صحیح حدیث رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی موجود ہوتے ہوئے
ادہر ادہر بہٹکتا پہرے اسکی گمراہی مین کیونکر شک ہوسکتا ہے - جس حدیث صحیح
مرفوع کے معارض دوسری حدیث اسی درجہ کی نہو تو اس پر آنکھہ بند کرکے
عمل کرنا یہی مذہب حنفی کی اصلیت ہے اور یہی قول امام ابوحنیفہ کا ہے اور یہی
تعلیم انکی اور سارے اکابر مجتہدین اور علمای عاملین کی ہے - باقی ہٹ دہرمی

فتوائے بلاف

اور اصرار کرنا یہ دوسری بات ہے۔ اور توہمات اور شکوکات کا کوئی علاج ہی نہین ہے۔ صاحب طبع سلیم اور سعادتمندون کیواسطے اسیقدر مضمون کافی ہے۔ اور فقیر سراپا تقصیر اس بحث کو اس آیت پر ختم کرتا ہے۔

فماذا بعد الحق الا الضلال

کتبہ الفقیر الی اللہ عز وجل عبد الاول بن حضرت مولانا کرامت علی قدس سرہ
مورخہ ۲۹۔ ربیع الثانی ۱۳۲۳ھ ہجری نبوی۔ جون پور۔ محلہ ملا ٹولہ۔

جناب مولانا مولوی قاضی احمد صاحب پنجابی کی تصویب

حامداً ومصلیاً

نتف الشیب اگر بغرض تزیین یا عبث ہو تو ناجائز و مکروہ ہے اور اگر بوقت جہاد بغرض ترہیب عدو ہو تو جائز ہے۔ چنانچہ مولانا مولوی عبد الاول صاحب نے اس رسالہ مین بحوالہ کتب معتبرہ اس مسئلہ کو تحقیق سے ثابت کیا ہے۔

احمد عفی عنہ

استفتاء

کیا فرماتے ہین علمای دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ مین کہ داڑہی کسقدر لانبی رکہنا سنت ہے بالتفصیل بیان ہو۔ بینوا توجروا

الجواب داڑہی ایک مُٹھی رکھنا سنت ہے یعنی واجب ہے۔ اور ایک قبضہ سے جسقدر بڑہے اُسکو کاٹ ڈالنا جائز ہے یہی قول مفتیٰ بہ ہے۔ اور ایک قبضہ سے کم رکھنا خلاف سنت ہی

مظاہر حق

دلائل حسب ذیل ہین۔ مظاہر حق مین ہے اور داڑھی بقدر ایک مٹھی کے دراز چاہئے کم اس سے نہو اور
اگر اس سے زیادہ بھی رہے جائز ہے۔ بشرطیکہ حد اعتدال سے نہ گذر جاوے اور یہ بھی اسمین لکھا ہے
اور چھوڑنا داڑھی کا بقدر قبضہ کے واجب ہے سنت اسکو اس لیے کہتے ہین کہ ثابت سنت سے
ہوا ہے۔ جیسے نماز عید کو سنت کہتے ہین انتہی اور عالمگیری مین ہے والقص سنۃ فیہا

عالمگیری

وھو ان یقبض الرجل لحیتہ فان زاد منہا علی قبضتہ قطعہ کذا ذکر محمد فی
کتاب الاثار عن ابی حنیفہ رحمہ اللہ قال وبہ ناخذ کذا فی محیط السرخسی
اور ایسا ہی شامی مین بھی ہے۔ اور وسیلۂ احمدیہ شرح طریقہ محمدیہ مین ہے قال صلی اللہ علیہ

وسیلۂ احمدیہ

وسلم احفوا الشوارب واعفوا اللحی ای قصوا الشوارب واترکوا اللحی کما ھی ولا
تحلقوھا ولا تنقصوھا من القدر المسنون وھو القبضۃ کما فی نصاب الاحتساب
فی الباب السادس انتہی خلاصہ یہ کہ ایک مٹھی داڑھی لابدی رکھنا واجب ہے اس سے
زائد ہو تو مفتی بہ یہ ہے کہ اسے کٹوا ڈالے اور اگر نہ کٹواوے تو جائز ہے اور ایک قبضہ سے
کم رکھنا خلاف مسنون ہے اور یہ بھی مظاہر حق مین لکھا ہے۔ اور منڈوانا اور پست کرنا

مظاہر حق

داڑھی کا حرام ہے اور وضع اکثر مشرکون کی ہے انتہی یہان پست کرنیکا یہ مطلب
ہے کہ مقدار مسنون سے یعنے ایک مٹھی سے کم کرنا ناجائز ہے واللہ اعلم بالصواب

کتبہ الفقیر الی اللہ عز وجل عبد الاول بن علی الحنفی الجونفوری۔

خاتمہ

الحمد للہ کہ رسالہ نافعہ ازالۃ الریب فی منع نتف الشیب مصنفہ جناب مولانا حافظ حاجی
عبد الاول صاحب جون پوری۔ باہتمام راجی رحمۃ المنان حافظ عبد الرحمن خان مطبع جادو
پریس واقع محلہ عبیر گر ٹولہ متصل محلات شہر جون پور مین بتاریخ ۱۵۔ جمادی الاولی سنہ ۱۳۲۳ھ کو چھپا

جناب مولانا حافظ عبدالاول صاحب کی مطبوعہ تالیفات کے نام

[۱] نوادر منیفه فی مناقب ابی حنیفه - [۲] نفحة العنبریة فی اثبات القیام فی مولود خیر البریه - [۳] ہدایت النسوان [۴] لب التواریخ - [۵] اظہار حق - [۶] الازہر فی تسامح شارح المختصر - [۷] المسک الاذفر فی بیان الحج الاکبر والاصغر [۸] العجالة المرتجلة - [۹] احسن الوسائل الی حفظ الاوائل - [۱۰] خیر الخطب - [۱۱] محاکمہ بین فضیلة عائشہ وفاطمہ - [۱۲] فصل الخطاب فی ذکر ابی شحمہ - [۱۳] احسن التواریخ - [۱۴] المواہب العلیہ فی المحامد الالہیہ - [۱۵] الطریق السہل الی حال ابی جہل - [۱۶] اصح الکلام - [۱۷] اللطافہ فی جواز اضافہ کافہ - [۱۸] البسطی فی بیان الصلوة الوسطی [۱۹] الطریف للادیب الظریف - [۲۰] الزلازل - [۲۱] المنطوق لمعرفة الفروق - [۲۲] شرح سبعہ معلقہ [۲۳] حاشیہ بانت سعاد - [۲۴] التحقیقات الخطیرہ - [۲۵] انجاح السول بذکر شیب الرسول - [۲۶] الدرة الغالیہ فی مناقب معاویہ - [۲۷] البیان المنسجم فی کشف المستعجم [۲۸] تمرین الطلاب لحصول الآداب - [۲۹] زینة الہاء بالعذبة والعمامہ - [۳۰] الدر النضید فی غز القصید - [۳۱] جوامع الکلم - [۳۲] القول الدوم فی ذکر النوم [۳۳] ذخائر الذخائر - [۳۴] جواب الہی از جانب رسالت پناہی - [۳۵] مجلة الادیب لاجلة السندیب - [۳۶] تزئین الادیب - [۳۷] شجرۂ امام ابوحنیفہ - [۳۸] تسکین خاطر - [۳۹] قصیدۂ وجیہیہ - [۴۰] ابلغ الکلام فی کتب النبی علیہ السلام - [۴۱] عمدة النقول فی کیفیة ولادة الرسول - [۴۲] کتاب اربعین با ترجمہ - [۴۳] لکچر [۴۴] فتاوی سمانیہ فی الاحکام الثمانیہ - [۴۵] نافع المسلمین - [۴۶] دافع الخباثت فی حرمة اللواطت [۴۷] شکر المعطی ذکر مولفات امام سیوطی - [۴۸] مبادی الادب فی تقدمة قصائد العرب - [۴۹] ازالة الریب فی منع نتف الشیب [۵۰] وقوف النبی علیہ السلام - [۵۱] مفید المفتی - واضح ہو کہ ان کے علاوہ اور بھی کئی کتابیں زیر تصنیف ہیں جو انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب تیار ہو کر ہدیۂ ناظرین ہونگی -

المشتہر محمد عبدالمجید کاپی نویس محلہ ملاٹولہ شہر جونپور -